علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، ایم فل، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اور اختیاری مشقوں کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

مضمون : علم التعلیم

سطح : انٹرمیڈیٹ

کوڈ : 312

مشق : 03

سمسٹر : بہار 2025ء

سوال نمبر 1 پاکستان میں تربیت اساتذہ کے لیے کون سے پروگرام موجود ہیں اور ان کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز دیں۔

جواب:

پاکستان میں تعلیم وتربیت اساتذہ کے موجودہ نظام: آجکل حکومت اساتذہ کی تربیت پر خاص طور پر توجہ دے رہی ہے۔ ملازمیت سے پہلے اور ملازمیت میں شمولیت کے دوران اساتذہ کی تربیت کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔

ا۔ ملازمت سے پہلے اساتذہ کی تربیت: ملازمت سے پہلے اساتذہ کی تربیت کے لیے مختلف تربیتی کالج اور نارمل سکول قائم ہیں جو مختلف سطحوں پر عام اور پیشہ ورانہ تربیت دیتے ہیں۔ اساتذہ کی تربیت کے لیے نصاب سازی کا کام صوبائی محکموں اور وفاقی وزارتِ تعلیم مشترکہ تعاون سے تیار کرتے ہیں۔ پرائمری اساتذہ کے لیے تربیتی سکول نارمل سکول کہلاتے ہیں ان سب سکولوں کا آہستہ آہستہ درجہ بڑھا کر انہیں کالج کا مرتبہ دیا جا رہا ہے۔ نارمل سکول اور ٹریننگ کالجوں میں میٹرک کے بعد ایک سال کی تربیت دی جاتی ہے۔ کامیابی پر جو سٹوفکیٹ دیا جاتا ہے پرائمری ٹیچر سٹوفکیٹ (پی ٹی سی) کہلاتا ہے۔ ان کالجوں میں عملی اور نظری تعلیم حاصل کرنے کے بعد اساتذہ پرائمری جماعتوں کو پڑھانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اساتذہ کے تربیتی ادارے سٹوفکیٹ آف ٹیچنگ (سی ٹی) دیتے ہیں یہ تربیتی کورس ان اساتذہ کے لیے مخصوص ہے جو ایف اے یا ایف ایس سی کر چکے ہیں۔ ان اداروں میں ایک سال کی تربیت کے بعد طلباء اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ مڈل جماعتوں کو پڑھائیں۔ ثانوی جماعتوں کے اساتذہ کالجوں یا یونیورسٹی کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس کورس میں داخلے کے لیے کم از کم بی اے یا بی ایس سی ہونا ضروری ہے۔ کامیابی کے ساتھ کورس مکمل کرنے کے بعد بیچلر آف ایجوکیشن (بی ایڈ) کی ڈگری حاصل ہوتی ہے۔ جن لوگوں کے پاس ایم اے یا ایم ایس سی کی ڈگری ہو وہ انٹرمیڈیٹ اور بی اے کو تعلیم دینے کے قابل مانے جاتے ہیں اور وہ انٹر یا ڈگری کالج میں تدریس کا پیشہ اختیار کر سکتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے اساتذہ کے لیے تربیتی تعلیم کی اصلاحات کی گئی ہیں۔ پہلی مرتبہ تعلیم کو ایک مضمون کی حیثیت سے میٹرک، انٹر اور بی اے کے مضامین میں شامل کیا گیا ہے۔ وہ طلبہ جنھوں نے تعلیم کو مضمون کی حیثیت سے پڑھا ہوگا انہیں تربیتی اداروں میں داخلے کے وقت ترجیح دی جائے گی۔ دوسری اصلاح یہ ہے ابتدائی اساتذہ کے تعلیمی نصاب یعنی پی ٹی سی اور سی ٹی کے نصاب کو تبدیل کرنے کے بعد ملک کی ضروریات کے مطابق بنایا گیا ہے۔ تیسری اصلاح کے مطابق نارمل سکولوں کا درجہ بڑھا کر ایلیمنٹری کالج آف ایجوکیشن بنا دیا جائے گا۔

۲۔ **دورانِ ملازمت اساتذہ کی تعلیم وتربیت:** دورانِ ملازمت اساتذہ کی تعلیم میں سب سے اہم کردار تعلیمی مراکز کا ہے۔ یہ مراکز بطور خاص اس کام پر مامور ہیں۔ اور یہ ملک میں کافی ترقی یافتہ اور تعلیمی ضروریات میں خود کفیل تصور کیے جاتے ہیں۔ یہ ادارے ملک کے ہر صوبے میں بنائے گئے ہیں۔ اور یہاں خاص طور پر ثانوی مدارس اور ٹیچرز ٹریننگ سکول کے اساتذہ، پرنسپل اور نگران عملہ کو تربیت دی جاتی ہے۔ نارمل سکول اور کالج آف ایجوکیشن عام طور پر دورانِ ملازمیت قلیل المیعاد کورسز پرائمری اساتذہ کے لیے محدود سطح پر منعقد کرتے ہیں۔ سکولوں کے ضلعی ایجوکیشن آفیسرز بھی دورانِ ملازمت اساتذہ کی تربیت ان کی اپنی ہی درسگاہوں میں کرتے ہیں۔ ٹیکنیکل اور پیشہ ورانہ تعلیمی ادارے اپنے اساتذہ کو تربیتی سہولتیں خود فراہم کرتے ہیں۔ عام تعلیم کے کسی بھی مرحلہ کے بعد کوئی بھی کسی مخصوص فنی شعبہ یا پیشہ کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔

اس وقت ہمارے ملک میں اساتذہ کے تربیتی کورسز کے نام اور اس میں داخلہ کی شرائط درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام کورس	کم از کم قابلیت	تدریس کی سطح	مدت
ا۔	پی ٹی سی	میٹرک	ابتدائی	ایک سال
۲۔	سی ٹی	انٹرمیڈیٹ	ثانوی	ایک سال
۳۔	بی ایڈ	بی اے، بی ایس سی	°	°

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

۴۔	ایم ایڈ	بی ایڈ، ایم اے	کالج آف ایجوکیشن	٥
۵۔	ادنیٰ	میٹرک/ ادیب/ منشی/ مولوی/ فاضل	ثانوی	٥
٦۔	ڈی۔ ٹی سی آرٹس اینڈ کرافٹس	انٹرمیڈیٹ ڈرائنگ کے ساتھ کورس	٥	
۷۔	ایم ڈی	ڈی ٹی سی معہ تجربہ	٥	٥
۸۔	ڈی پی ڈ/ جے ڈی پی ای	میٹرک	٥	٥
۹۔	بی ایڈ/ ایس ڈی بی اے	بی اے/ بی ایس سی	ثانوی وکالجز	٥
۱۰۔	ایگروٹیک	انٹرمیڈیٹ/ بی اے	ثانوی مدارس	٦ ماہ/ ایک سال

نمبر ایک سے تین تک کے تربیتی کورسز پرائمری وسیکنڈری سکول کے اساتذہ کے لیے ہیں۔ مذکورہ بالا تعلیمی قابلیت کے علاوہ نظریہ پاکستان پر یقین، ناظرہ قرآن اور غیر ملازم اساتذہ کے لیے عمر کی ایک خاص حد بھی بنیادی شرائط میں شامل ہے۔ تربیت اساتذہ کے ان کورسز کے لیے افراد کا انتخاب ایک کمیٹی کرتی ہے۔ اس کے علاوہ انہیں ایک عام معلومات، رجحان اور صلاحیت کے امتحان میں بھی کامیاب ہونا پڑتا ہے۔ مرد وخواتین دونوں اہل ہیں۔ نمبر چار (ایم ایڈ) ایک اعلیٰ تدریسی تعلیم کا کورس ہے جو کہ ایک اضافی قابلیت ہے اس میں کامیاب ہونے والے اساتذہ تربیتی اداروں میں تدریس کے فرائض انجام دینے کے اہل ہیں۔ اس کے لیے بنیادی شرط بی ایڈ پاس ہونا ہے۔ داخلہ مقابلہ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ نمبر پانچ (ادنیٰ) ٹیچر کے لیے تربیتی کورس ہے نمبر چھ اور سات ڈرائنگ ٹیچرس کے لیے تربیتی کورس ہے۔ اسی طرح نمبر آٹھ اور نو ڈرائنگ سی ٹی کورس ٹیچرز کا تربیتی کورس ہے اور آخری کورس مختلف قسم کی فنی تربیت کا کورس ہے جس میں زراعت، گھریلو معاشیات، تجارت اور بجلی کے کام وغیرہ سے متعلق تربیت دی جاتی ہے۔ مندرجہ بالا کورسز ملازم اور امیدوار اساتذہ کے لیے ہیں۔ ان کے علاوہ ملازم اساتذہ کے لیے جو تربیت یافتہ بھی ہیں۔ مختلف اوقات میں تجدیدی کورسز کا انتظام کیا جاتا ہے اور یہ کورسز تمام صوبوں میں ادارہ تعلیم نصاب اور ادارہ توسیع نصاب کی زیر نگرانی منعقد کیے جاتے ہیں۔ ان کورسز میں شرکت کے لیے بنیادی شرط بحیثیت استاد کسی ادارے میں ملازم ہونا ہے۔ تربیت اساتذہ کی اہمیت وضرورت کے پیش نظر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی مختلف مراحل کے اساتذہ کے لیے مختلف کورسز پیش کر رہی ہے۔ اب تک ابتدائی مدارس کے اساتذہ کی ایک بڑی تعداد ان کورسز میں شرکت کر کے استفادہ کر چکی ہے۔ ابتدائی مدارس کے اساتذہ کے لیے کورس میں داخلہ کی بنیادی شرط استاد ہونا اور کم از کم پی ٹی سی ہونا مقرر ہے۔

سوال نمبر 2۔ پانچ سالہ تعلیمی منصوبوں کی تکمیل میں پیش آنے والے مسائل کا جائزہ لیں۔

جواب

تعلیمی کانفرنس 1947ء اور تعلیمی اصلاحات: تعلیمی کانفرنس کی سفارشات کے نتیجے میں تین مشاورتی ادارے وجود میں آئے۔ 1- تکنیکی تعلیمی کونسل۔ (2) بین الجامعاتی بورڈ پاکستان (3) مشاورتی تعلیمی بورڈ کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں ان اداروں کی مشاورت سے 1951ء میں پہلا پنجسالہ تعلیمی منصوبہ وزارت تعلیم نے تیار کیا لیکن جلد ہی حکومت پاکستان نے 1955-60ء کے پنجسالہ منصوبے کی تیاریاں شروع کر دیں اور اس کے تحت اگرچہ ترقی کم ہوئی لیکن ٹھوس بنیادوں پر استوار ہوئی۔

مختلف پنجسالہ منصوبوں کے دوران کی گئی تعلیمی اصلاحات: 1955-60ء میں جو تعلیمی اصلاحات کی گئیں ان کا مقصد تعلیم کے میدان میں خامیوں کو دور کرتا تھا۔ اس دوران پہلا قومی تعلیمی کمیشن قائم ہوا۔ پرائمری سکولوں میں داخلے کی حد پوری نہ ہو سکی۔ ثانوی درج کے اساتذہ کی تعداد تسلی بخش رہی۔ 1960-65ء زیادہ مقدار میں انجینئرنگ کالج قائم کئے گئے اور پولی ٹیکنیک ادارے بھی کھولے گئے۔ اور ڈپلومہ کے درجے میں داخلے کی حد چار ہزار ہوگئی۔ سکولوں میں لیبارٹریاں بہتر بنائی گئیں۔ تین عدد یونیورسٹیوں کی تعمیر شروع ہوئی۔ میرٹ سکالرشپ سسٹم پرائمری کلاسز سے شروع ہوا۔

1965ء: تعلیم وتربیت پر خرچ کو قومی بحث کا نام دیا گیا۔ خرچ کے تخمینے کو کم کر کے اعلیٰ تعلیم کی کوالٹی بہتر بنانے، سائنسی مضامین کو کالج، یونیورسٹی کے درجے پر پڑھانے، اقامت گاہیں اور تفریح گاہیں بنانے پر خرچ کیا جاتا تھا۔ مساجد میں پرائمری تعلیم کا آغاز کیا گیا۔ صنعت وکامرس کے اداروں میں تعلیمی سہولیات فراہم کرنا تھا۔

پانچواں پانچ سالہ منصوبہ اور تعلیمی اصلاحات: پرائمری تعلیم، فنی وتکنیکی تعلیم کو فوقیت دی گئی ثانوی تعلیم میں اب تعداد کی بجائے معیار کو سامنے رکھتے ہوئے تعلیم کا معیار بہتر بنانے کی گنجائش رکھی گئی۔ پہلی سے تیسری جماعت تک کے نئے سکول کی عمارت کی بجائے مساجد کے احاطے میں تعلیم دی جائے گی اور جن موجودہ سکولوں میں طالب علموں کی تعداد ضرورت سے زیادہ ہے اسے بھی مسجد سکول میں بھیجا جائے گا۔

* تمام موجود اور نئے سکولوں میں پہلی سے تیسری تک داخلے کا مخلوط نظام رائج کیا جائے گا جہاں مخلوط داخلے کا نظام ممکن نہیں وہاں لڑکیوں کیلئے الگ سکول کھولے جائیں گے۔
* سکولوں کو بھی عمارتیں فراہم کی جائیں گی اور جو عمارتیں موجودہ اور خستہ حالت میں ہیں ان کو بہتر بنایا جائے گا۔

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0345-5504551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی ،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

* نصاب کو آسان بنانا ہوگا پہلے تین سال میں بچوں کو مذہبی تعلیم لکھنے پڑھنے اور ابتدائی ریاضی کی تعلیم دی جائے گی۔سکول کے اوقات کو معقول بنایا جائے گا اور علاقائی ضرورت کے مطابق تعطیلات کا تعین کیا جائے گا۔

عوامی خواندگی کا پروگرام: عوامی خواندگی کے پروگرام میں 15 ملین افراد شامل کیے جائیں گے 5 ملین مرد اور 10 ملین عورتوں جن کی عمر کا گروپ 10 سے 19 کے درمیان ہوگا اور دیہی علاقوں کی خواتین کو ترجیح دی جائے گی اس پروگرام پر عمل درآمد کیلئے ذرائع ابلاغ اور دیگر طریقہ ہائے کار سے کام لیا جائے گا اس مقصد کیلئے ضروری قانون بھی منظور کیا جائے گا اور تدریسی کام میں ایک سال کیلئے میٹرک پاس طلباء کی شمولیت لازمی قرار دی جائے گی۔اس مقصد کیلئے بہت زیادہ فنڈ مختص کیا گیا۔

قومی تعلیمی کمیشن 1958ء کی اصلاحات: یہ 30 دسمبر 1958ء کو قائم کیا گیا اور اس کی سفارشات مندرجہ ذیل تھیں۔

* تحقیق کو اعلیٰ تعلیم کا جزو قرار دیتے ہوئے اساتذہ،سامان،تجربات اور لیبارٹریوں کے معیار کو بہتر بنانے کی سفارش کی گئی۔
* طلباء اور طالبات کی علمی استعداد کے مطابق مختلف اقسام کے اداروں میں تعلیمی سہولتیں فراہم کرنے کی سفارش کی گئی۔
* اعلیٰ ثانوی تعلیم کے نصاب اور امتحان وغیرہ کو بورڈوں کی تحویل میں دینے کی سفارش کی گئی اور ساتھ ہی بی اے۔بی ایس سی کی ڈگری کورس کو دو سال سے بڑھا کر تین سال کرنے کی سفارش کی گئی۔

ٹیکنیکل اور فنی تعلیم: فنی اور تکنیکی تعلیم کی افادیت کے پیش نظر ڈائریکٹریٹ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن قائم کرنے کی سفارش کی گئی اور پیشہ ورانہ رہنمائی کیلئے ڈائریکٹر کو فوری طور پر ایک افسر مقرر کرنے کی سفارش کی گئی جو محکمہ صنعت اور سکولوں سے رابطہ قائم رکھے۔

پرائمری تعلیم: پرائمری تعلیم کے مقاصد کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ پانچ سالہ پرائمری کورس لازمی قرار دیا جائے اور پانچویں جماعت کے اختتام پر وظیفے کا امتحان ہوگا جس کی مدد سے ذہین افراد کا انتخاب کیا جائیگا۔

تعلیم بالغاں: جہالت کو دور کیے بغیر ملک کی ترقی ناممکن ہے پاکستان میں بھی زرعی اور صنعتی علاقوں میں پس ماندہ افراد کو تعلیم دینے کی ضرورت ہے۔

ذریعہ تعلیم: اردو زبان کو ترقی دینے کی ضرورت پر زور دیا گیا تا کہ اس کو ذریعہ تعلیم بنایا جا سکے بارہویں جماعت تک اردو کو لازمی مضمون قرار دیا جائے گا اردو کو اعلیٰ تعلیم کیلئے ذریعہ تعلیم بنانے کو پندرہ سال کا عرصہ درکار ہے۔

1972-80ء کا عرصہ اور تعلیمی اصلاحات: نئی تعلیمی پالیسی کے مقاصد اور پروگرام مندرجہ ذیل تھے۔

* اسلامی عقائد پر مبنی ثقافتی ورثے کی تعلیم عام کرنا * تعلیم یافتہ معاشرہ پیدا کرنا
* تکنیکی مہارتوں کے فروغ کو ترجیح دینا اور ذریعہ تعلیم انگریزی سے اردو میں بدلنا ہوگا۔
* کیڈٹ کالجوں میں داخلہ خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔ * تعلیمی انتظام وانصرام کو مرکز سے زیادہ سے زیادہ آزاد رکھنا ہوگا۔
* بھاری فیسیں وصول کرنے والے اداروں میں 25 فیصد داخلہ تعلیمی برتری کی بنیاد پر ہوگا ان لوگوں کا جو کہ بھاری فیس ادا نہیں کر سکتے۔

تعلیم بالغاں اور مسلسل تعلیم: ملک سے ملک سے جہالت کا خاتمہ کرنے کیلئے غیر روایتی طریقوں سے تعلیم دی جائے گی۔علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معرفت زندگی میں مصروف عمل افراد کو تعلیم دی جائے گی۔اساتذہ کی تنخواہ کے سکیل بہتر بنائے جائیں گے رہائشی سہولیات بھی اساتذہ کو فراہم کی جائیں گی اور تجربہ کار اساتذہ کو انتظامی اور مشاورتی عہدوں پر ترقی دی جائے گی۔

بہبود طلباء: تعلیمی برتری کے وظائف کیلئے دو کروڑ روپے سالانہ دیئے جائیں گے ٹرانسپورٹ کی سہولیات کے علاوہ مفت طبی سہولیات بھی فراہم کی جائیں گی مخیرّ حضرات کے قائم و جاری کردہ اداروں کو مزید مضبوط بنایا جائے گا۔

سوال نمبر3 قومی تعلیمی پالیسی 2009ء کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

جواب:

قومی تعلیمی پالیسی۔

زندگی کے مسائل کے حل کے لیے ضروری ہے کہ نظام تعلیم کو بہتر بنایا جائے اور اساتذہ کی تربیت نئے خطوط پر کی جائے۔آج کے یہ مسائل ہمارے لیے چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں ان پر قابو پا کر ہم ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ان میں سے کچھ مسائل کا ذکر یہاں ضروری ہے۔

قومی تعلیمی پالیسی 2009 میں تعلیم اساتذہ کے لیے پیش کردہ سفارشات کا تنقیدی جائزہ: کسی ملک کا نظام تعلیم اس کے اساتذہ کی علمی و پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا عکس ہوتا ہے۔معیار تعلیم کو متعین کرنے میں اساتذہ کی صلاحیتوں کو بڑا عمل دخل ہوتا ہے بلکہ بین الاقوامی حقیقت ہے کہ اساتذہ معمار قوم

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی کی پی ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس ،پروپوزل ،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی کی پی ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

ہوتے ہیں اور وہی قوموں کے مستقبل کی تعمیر وتشکیل کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ چنانچہ قومی ترقی اور ملکی فلاح و بہبود میں اساتذہ کے کردار کی اہمیت مسلم ہے۔

پاکستان میں مادی وسائل کی کمی عمومی طور پر ملکی ترقی کے راستے میں بڑی حد تک حاصل ہے لیکن ان موجودہ وسائل کی تقسیم کے لیے ترجیحات بھی مناسب نہیں رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ منصوبہ سازوں نے تعلیم کے لیے مختص رقوم کو شرمناک حد تک کم رکھا۔لہذا تمام تعلیمی پالیسیوں میں شرح خواندگی بڑھانے اور سو فی صد تک کرنے کے مسلسل دعوؤں کے باوجود شرح خواندگی کے لحاظ سے پاکستان کی پوزیشن قابل فخر نہیں۔

تعلیم کے لیے عام طور مختص رقوم مجموعی قومی آمدنی کے دو فیصد سے بھی کم رہی ہے جو کسی ترقی پذیر قوم کے حسب حال نہیں ہے۔ جب تک تعلم کی مد میں زیادہ فنڈز مختص نہیں ہوں گے،شرح خواندگی کو مطلوبہ حد تک لانا ناممکنات میں ہے اور ظاہر ہے کہ جہالت میں سرتا پا ڈوبی ہوئی قوم سے معاشرتی فلاح و بہبود،تربیت اساتذہ اور تعلیمی قائدین کی تیاری ان کے ذمہ ہے۔ تاہم ان اداروں سے فارغ التحصیل اساتذہ ہی تربیت اساتذہ کے دیگر اداروں (Teacher Educators) کا کردار ادا کرتے ہیں لہذا اس کا تذکر کرنا موجودہ صورتحال کا بیان کرنا ضروری ہیں۔

۱۔ اساتذہ کا پیشہ عام طور پر جوان بچوں کے لیے بہت زیادہ پسندیدہ نہیں لہذا اساتذہ نہ ہو اس پیشے سے مرغوب ہیں اور نہ یہ ان میں تدریس کا شوق و لگن ہے۔

۲۔ تعلیم اساتذہ پروگراموں میں نصاب کے مندرجات تدریسی وسیلوں ،تدریسی طریقے ہیں۔نصابی سرگرمیوں میں عدم توازن پایا جاتا ہے۔کیونکہ زیادہ تر استاد کی تربیت کے پروگرام کم مدتی ہوتے ہیں۔

۳۔ زیادہ تر سیاسی مداخلت اور اور معاشرہ کی دوسری ناپسندیدہ سرگرمیوں کے زیر اثر استادوں کی بھرتی میں زیادہ تر میرٹ کی پرواہ نہیں کی جاتی۔

۴۔ پاکستان میں کسی سطح کی تعلیم کے لیے بھی رسد اور طلب میں استاد کی تربیت کسی قابل عمل طریقے سے نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی پلاننگ فریم ورک ہے جس کا نتیجہ وہی طلب اور رسد کی بے قاعدگی ہے۔

۵۔ استادوں کے تربیتی ادارے کو ہمہ بجٹ اور مالی پریشانیوں کا سامنا ہوتا ہے اور وہ جائز طور پر معیاری پڑھائی کے محرک کی ضروریات کو پورا نہیں کر پاتے۔

۶۔ ٹیچر ایجوکیشن میں نصابی کتابوں کا معیار بہت ناقص ہے۔تدریسی مواد نہ تو تعلیمی ماحول سے ربط رکھتا ہے اور نہ ہی نئے آئے ہوئے اساتذہ کو پڑھانے کے لیے راغب کرتا ہے۔

۷۔ ٹیچر ٹریننگ اداروں میں سہولیات کا فقدان ہوتا ہے۔جیسا کہ بلڈنگ ،سامان ،فرنیچر تدریسی امدادی اشیاء، لائبریری کتب یا دوسری مطالعاتی اشیاء۔ معلمین اساتذہ کو ضروری امدادی اشیاء نہیں ملتیں اور اداروں کو بھی مناسب طور پر نگرانی نہیں کی جاتی۔

۸۔ اساتذہ کو تعلیم دینے والوں کے لیے دوران ملازمت تربیت تقریباً ناپید ہے۔ استادوں کو باقاعدہ تربیت دینے کا کوئی مستقبل طریق کار متعین نہیں ہے۔تربیت کے باقاعدہ مواقع کبھی کبھی ملتے ہیں،ان کا معیار ناقص ہوتا ہے۔

۹۔ امتحان کا نظام بھی ناقص ہے۔ بنیادی طور پر خارجی انداز کا ہوتا ہے اس لیے یہ طلبا میں تخلیقی اور قائدانہ صلاحتیں پیدا نہیں کرسکتا۔

۱۰۔ اساتذہ کی غیر حاضری،ناقص انتظامیہ کی وجہ سے نگرانی کی کمی اور احتساب کا نہ ہونا۔ کچھ ایسے چیدہ چیدہ مسائل ہیں جو حل طلب ہیں جن کو اچھے طریقے سے ٹیچر ایجوکیشن پروگرام میں حل کرنا چاہیے۔

۱۱۔ تربیت اساتذہ کے اداروں میں بھرتی کے لیے ایک معیاری طریقہ ہونا چاہیے موجودہ نظام کے تحت ہر استاد جو سکول یا کالج میں پڑھاتا ہے اسے تربیتی ادارے میں مقرر کیا جاسکتا ہے۔

صنعتی ترقی:

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس ،پروپوزل ،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

سائنسی علوم کی وجہ سے صنعتی میدان میں کافی فروغ ہوا ہے۔ صنعتی ترقی نے زندگی کے مختلف شعبوں کو متاثر کیا ہے۔ صنعتی ترقی کے باعث طلباء کی تعلیم و تربیت ان خطوط پر ہونی چاہیئے کہ جس سے وہ اس پیچیدہ صنعتی دور میں کامیاب زندگی گزار سکیں۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ اساتذہ کو نئے طریقہ ہائے تدریس سے روشناس کرایا جائے۔

دیہی آبادی کا شہروں کی طرف منتقلی کا رجحان:

بڑھتی ہوئی آبادی اور صنعتی ترقی کی وجہ سے لوگ دیہاتوں سے شہروں کی طرف منتقل ہو رہے ہیں۔ دیہات کے لوگ جب شہروں میں پہنچتے ہیں تو شہری زندگی کے ساتھ مطابقت اختیار کرنے میں ان کو مشکلات ہوتی ہیں۔ ربط و تعاون کے تعلقات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ ان تمام مسائل کو حل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اساتذہ کی تربیت نئے طریقوں پر کی جائے۔

ثقافتی اور معاشرتی تقاضے۔

ہر قوم اپنا ثقافتی اور معاشرتی پس منظر رکھتا ہے۔ اس پس منظر سے ہی نصاب کی نئی شکل وجود میں آتی ہے وجہ ہے کہ مختلف ممالک اگرچہ نظریاتی اور مذہبی طور سے ایک ہیں لیکن ان کے نصاب تعلیمی میں فرق نظر آتا ہے مثلاً ایران، ترکی، افغانستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، سعودی عرب وغیرہ وغیرہ یہ تمام مسلمان ممالک ہیں اور ان کا سرکاری مذہب اسلام ہے لیکن ان میں سے ہر ایک کا نظام تعلیم دوسرے سے مختلف ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ دنیا کے تمام بچے ذہنی اور جسمانی نشوونما کے یکساں ادوار سے گذرتے ہیں۔ ہر دور کے تقاضے قریب قریب یکساں ہوتے ہیں لیکن ان تمام باتوں کے باوجود ہر ملک کا نظام تعلیم اپنا اصولی رنگ دکھاتا ہے۔ جس کی خاص اور بنیادی وجہ ان ممالک کے ثقافتی اور معاشرتی اقدار ہیں۔ ہر ملک کا ثقافتی اور معاشرتی پس منظر عموماً دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ نصاب تعلیم قوم کو ان اقدار اور منزل مقصود یعنی فلسفہ حیات تک پہنچانے کا کام کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نصاب کی تعمیر و تشکیل کے وقت ہم ثقافتی اور معاشرتی عوامل کو نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں۔

درسی کتب۔

تعلیمی نظام اور درسی کتب بھی نصاب تعلیم کی تدوین پر اثر انداز ہوتی ہے۔ کیونکہ ان سے ہی اس بات کا فیصلہ ہوتا ہے کہ نفس مضمون کے کون سے اجزاء بچوں کے سامنے پیش کئے جائیں اور ان میں سے کس قسم کے خیالات و افکار کو پروان چڑھایا جائے۔ اکثر اساتذہ درسی کتابوں میں ہی محدود رہتے ہیں کیونکہ وہ ایسا کرنے پر مجبور ہوتے ہی البتہ ترقی یافتہ ممالک کے اساتذہ کو کافی آزادی حاصل ہوتی ہے۔ وہ سکولوں کے اوقات میں درس و تدریس میں ٹیلی ویژن اور تعلمی نشریات وغیرہ سے کام لے کر اسباق کو زیادہ سے زیادہ پر کشش اور فائدہ مند بنا سکتے ہیں۔

اختصاص کی ضرورت:

سینکڑوں نئے کاموں اور پیشوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے تمام طلباء کو ایک قسم کی تعلیمی دنیا غیر مفید ہو کر رہ گیا ہے۔ مختلف پیشوں کے لیے مختلف قسم کی تعلیم دینا اور ہر کام کیلئے طلباء میں خاص استعداد پیدا کرنا۔ آج معاشرے کی اہم ضرورت ہے۔ یونیورسٹیوں کی اعلیٰ تعلیم بھی طلباء کو خاص قسم کے لوگوں اور ان کے لیے خاص قسم کی تربیت کی ضرورت ہے تاکہ کم وسائل سے زیادہ استفادہ کیا جا سکے۔ سکولوں میں داخلے کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور زیادہ تعداد میں تربیت یافتہ اساتذہ کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔

بین الاقوامی تعلقات کی اہمیت:

پاکستان نے بہترین بین الاقوامی تعلقات پیدا کرنے کی خاطر امریکہ، چین اور دیگر ممالک کے ساتھ مختلف معاہدے کر رکھے ہیں اور پاکستان مختلف بین الاقوامی تنظیموں کا ممبر ہے۔ انجمن علاقائی تعاون (آر۔ سی۔ ڈی) کا قیام اس منزل کی طرف اہم قدم ہے۔ اس ضمن میں بین الاقوامی مسائل اور تعلقات کو سمجھنا ضروری ہے۔

مستقبل بینی:

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختیاری مشقوں کے لیے آئی ڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

03455045551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی ،ایف اے ماسٹرز کی ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی ،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

آج مستقبل بینی علم کی باقاعدہ شاخ بن چکی ہے۔ داخلے میں اضافے ، نئے نصاب کی ضرورت اور سائنسی علم کا فروغ مستقبل میں ہمارے تعلیمی مسائل ہوں گے۔ مستقبل کی زندگی کے لیے تیار کرنے کی خاطر طلباء کو تعلیمی منصوبہ بندی کی اشد ضرورت ہے۔ جس میں دیگر تعلیمی منصوبوں کے علاوہ تربیت اساتذہ کا خاطر خواہ انتظام ہونا چاہیئے۔

بالائے دینیت اور مادہ پرستی:

مادیت کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ عملی علوم کو بہت اہمیت دی جارہی ہے۔ اس عالمی رجحان سے ہماری اسلامی جمہوریہ بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ طلباء کو مذہبی اقدار سکھائی جائیں۔ یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب تربیت اساتذہ کے پروگرام کا دین سے ربط پیدا کیا جائے۔

وسائل کی کمی:

۴ عصر حاضر میں وسائل کی کمی شدید مسئلے کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی نے اس مسئلے کو اور پیچیدہ بنا دیا ہے۔ ہمارے ملک میں عمارات کی قلت، جدید تدریسی تکنیکوں کی نایابی ، فرنیچر کی عدم فراہمی اور مالی مشکلات اس مسئلے کی مختلف صورتیں ہیں۔ کوشش کی جاری ہے کہ موجودہ وسائل سے استفادہ کرتے ہوئے تعلیمی معیار کو بلند کیا جائے۔ اساتذہ کی مخصوص قسم کی فنی تربیت وقت کی اہم ترین پکار ہے۔

جمہوری نظریات کا فروغ:

عوام کے اندر جمہوری شعور بڑھ رہا ہے۔ ہر شہری کو تعلیم کے مواقع فراہم کرنا حکومت کا فرض ہے۔ مردوں کے علاوہ عورتوں کو تعلیمی مواقع فراہم کرنا۔ آج کے جمہوری معاشرے کی اہم ذمہ داری ہے۔ عورتوں کو اس سلسلے میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ان جمہوری نظریات کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہے کہ نظام تعلیم ان لوگوں کے ہاتھ میں ہو جو کہ جمہوریت سے آشنا ہوں تاکہ تربیت اساتذہ کے پروگرام میں ایک نئی جمہوری روح پھونکی جائے۔

علم کا غیر معمولی اضافہ:

آج سائنسی میدان میں بہت ایجادات ہو رہی ہیں اور تکنیکی اداروں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ یونیورسٹیوں میں تحقیقات کے شعبے قائم کیے جارہے ہیں اور لائبریریوں کو نئی کتب سے آراستہ کیا جارہا ہے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ طلباء کو صرف مقامی علم ہی نہ دیا جائے اور نظام تعلیم ان لوگوں کے سپرد ہو جو کہ علم کو دوسروں تک پہنچانے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ ہمارے نظام تعلیم کی سب سے بڑی خامی بھی یہی ہے کہ جدید رجحانات اور تعلیم میں جدید سفارشات کو بہت دیر بعد لاگو کیا جاتا ہے یا اس کے لیے سرے سے کوشش ہی نہیں کی جاتی جس کی وجہ سے تعلیم کے مکمل اہداف بروقت حاصل نہیں ہوتے ہیں یہی سلسلہ دیگر مسائل کی نشاندہی بھی کرتا ہے اور اس پر عمل تعلیمی لحاظ سے وقت کی اہم ضرورت بھی بنتی جارہی ہے۔

۵۔ اساتذہ کو تربیت دینے والوں کی تربیت کے لیے خصوصی اقدام کیے جائیں گے۔ اس کے لیے قومی انسٹی ٹیوٹ برائے تعلیم اساتذہ اور اس کے ملحقہ اداروں سے استفادہ کیا جائے گا۔

۶۔ اساتذہ کے تربیتی اداروں کے نصاب اور تعلیمی طریق کار کا جائزہ لیا جائے گا تاکہ انہیں اسی شعبہ کی جدید ضروریات کے مطابق بنایا جائے۔

۷۔ پنجاب کی وہ جامعات میں بی ایس ایڈ کی جو تعلیم دی جارہی ہے اس کے نمونے پر ایف اے ایف ، ایس ایڈ اور بی ایڈ کو متعارف کرایا جائے گا۔

۸۔ باصلاحیت نوجوان کو تدریسی شعبے میں لانے کے لیے خصوصی ترغیبات فراہم کی جائیں گی۔

۹۔ دیہات کی خواتین کو تدریسی شعبے میں لانے کے لیے خصوصی ترغیباتی پیکج فراہم کیا جائے گا۔

۱۰۔ اساتذہ کے قبل از ملازمت تربیتی اداروں میں پیشہ ورانہ اور ٹیکنیکل تربیت کا ایک نیا سلسلہ شروع کیا جائے گا جس کا آغاز ڈگری کے بعد کی سطح سے ہوگا۔

۱۱۔ تربیتی اساتذہ کا ایک نیا کارڈ (ملازمتی سلسلہ) شروع کیا جائے گا۔

۱۲۔ ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کے ادغام کو ممکن بنانے کے لیے ان اساتذہ کے واسطے جو اعلیٰ ثانوی سکولوں میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ قبل از ملازمت تربیت کو لازمی قرار دیا جائے گا۔

۱۳۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی اعلیٰ تعلیم کی اکیڈمی کو ڈگری اور اس کے بعد کے اساتذہ کی تربیت کے لیے بہتر بنایا جائے گا۔

Download Free Assignments from
www.solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس ، پروپوزل ، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

سوال نمبر 4 نصاب کا قدیم اور جدید تصور پیش کریں نیز نصاب کی بنیادیں بیان کریں۔

جواب۔

نصاب کی تعریف:

نصاب کیلئے لفظ Carriculum استعمال ہوتا ہے یہ لاطینی لفظ ہے جس کے معنی ہیں راستہ جس پر چل کر ایک فرد اپنی منزل پا لیتا ہے۔ نصاب ایک فن کار یعنی معلم کے ہاتھ میں وہ اقدار ہے جو کہ سیکھنے اور سکھانے کے عمل کا احاطہ کرتا ہے اور نصاب تعلیم دراصل وہ معیار ہے جس پر تعلیم کا سارا نظام قائم ہے یہ قوم کے افراد کی تربیت کرتا ہے یہ اس منزل تک پہنچنے کا ذریعہ ہے جس کی طرف پورا معاشرہ بڑھ رہا ہے نصاب کا مسئلہ یقیناً تعلیم کا مرکزی مسئلہ ہے۔ مدرسے کی عام فضا بھی اس وقت تربیت کا وسیلہ بنتی ہے۔ جب طلباء شوق اور صحت سے اپنے مقررہ نصاب کو پورا کریں اور ایک بلند مقصد تعلیم کو سامنے رکھ کر علمی تفریحی اور تخلیقی سرگرمیوں میں مصروف رہیں مدرسہ جسم ہے اور نصاب اس کی روح نصاب کا تمدنی زندگی سے گہرا تعلق ہوتا ہے اگر مدرسے کا نصاب کسی وجہ سے تمدنی زندگی سے لاتعلق ہو جائے تو مدرسے کی تعلیم بے مغز اور بے روح ہو جاتی ہے نصاب کبھی دائمی اور قطعی نہیں ہوسکتا بلکہ یہ تمدنی ماحول کی تبدیلی کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ بہتر اور مناسب نصاب کے نصاب کے حصول کیلئے ہر دور میں معاشرت کا سفر جاری ہے۔

نصاب کا قدیم تصور:

نصاب کے بارے میں ایک تصور یہ ہے کہ یہ محض چند کتابوں کا مجموعہ ہوتا ہے لہذا ان مضامین کو پڑھا دینا ہی طلباء کی ہمہ گیر نشونما کی ضمانت ہے حالاں کہ یہ بات مشاہدے اور تجربے کے خلاف ہے محض چند مضامین کو ذہن میں رکھنے سے نہ تو غور و فکر کی عادت پڑتی ہے انہی جدت اور استدلال جیسی اعلیٰ صفات پیدا ہوتی ہیں۔ ایسا نصاب معاشرے کو گدھے فراہم کرسکتا ہے جن پر کتابیں لدی ہوئی ہوں لیکن اہل بصیرت اور مقصد شہری نہیں دے سکتا یہ اس معلم کو مرکزی حیثیت دیتا ہے جو حافظہ تیز کرنے والے مضامین کو غیر موثر انداز میں پڑھنے کو کافی سمجھتا ہے یہ بچے کی کالی شخصیت کو ثانوی حیثیت دیتے ہوئے محقق اس کی ذہنی نشونما پر زور دیتا ہے۔

نصاب کا جدید تصور:

جدید نقطہ نظر نصاب کے متعلق یہ ہے کہ اس میں وہ تمام سرگرمیاں موجود ہوتی ہیں جو کہ اعلیٰ تعلیمی مقاصد کی تکمیل کرتی ہیں جو کہ ماحول کے بدلتے تقاضوں کا ساتھ دینے کے علاوہ فرد اور معاشرے دونوں کی ترقی کی ضامن ہیں۔ جدید نصاب مدرسے کی داخلی اور خارجی سرگرمیوں کا ایسا مجموعہ ہے جو طلباء کے نفسیاتی تقاضوں سے ہم آہنگ اور معاشرتی قدروں سے مربوط ہے نصاب کا یہ تصور بچے کو مرکزی حیثیت دیتا ہے یہ طلباء کی خواہشات اور ان کے نفسیاتی تقاضوں کو مقدم سمجھتا ہے اور معاشرتی اقدار کو ایک نسل ہے دوسری نسل تک منتقل کرنے کا ذمہ اٹھاتا ہے۔

نصاب کا اسلامی تصور:

تعلیم کے اسلامی مفہوم کی طرف نصاب کا اسلامی مفہوم کی طرف نصاب کا اسلامی تصور بھی بے حد متحرک اور قابل عمل ہے اسلام زندگی کو اکائی مانتا ہے جس کو دینی اور دنیاوی خانوں میں تقسیم نہیں کرسکتا اس لئے وہ نصاب کو مشرق و مغرب کے علم و حکمت سے مالا مال دیکھنا چاہتا ہے یہ ایسے نصاب کا قابل ہے جو کہ زمانہ حال کے تقاضوں کا ساتھ دے ماضی کے قیمتی ورثے کے ساتھ ساتھ جدید علوم کو بھی اپنے دامن میں سمیٹے اس کے نزدیک کتابی معلومات ذریعہ ہیں منزل نہیں۔ اصلمقصو دسیرت سازی ہے لہذا نصاب کا اسلامی تصور انسان کو ایسا کردار عطا کرتا ہے جو اس کو بہترین مسلمان اور تسخیر کائنات کا اہل بنا دے۔

نصاب کی تعریف:۔

فلپ ایچ ٹیلر کے ''خیال میں نصاب عملی طور پر تدریسی مواد تدریسی طریقوں اور تعلیمی مقاصد تینوں کے امتزاج کا نام ہے۔''

فرینک سرور کے نقطہ نظر کے مطابق۔ ''نصاب حقیقی زندگی کے تجربات و واقعات کو منتخب کرنے منظّم کرنے اور افتاد بخشنے کا مصنوعی ذریعہ ہے۔''

پال ہرسٹ کے مطابق نصاب سرگرمیوں کو ایسی تنظیم ہے جن کے تحت طلباء تعلیمی مقاصد کو حاصل کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

گویا کہ یہ ایک ایسا تحریری تعلیمی منصوبہ ہے جو مدرسے کے طلباء کیلئے مرتب کیا گیا ہو اور جس کا اثر تدریس و تعلیم پر پڑے اور علاوہ ازیں یہ ایسا وسیع اور موزوں لائحہ عمل یا منصوبہ ہے جس کے تحت اساتذہ طلباء کو تعلیم و تربیت دیتے ہیں اس میں طالب علم کے سیکھنے کا عام تجربہ شامل ہے جو وہ مدرسے کی ہدایات کے مطابق حاصل کرتا ہے۔

تنظیم نصاب اور اس کی اہمیت:

نصاب ایک ایسا جامع اور واضح لائحہ عمل ہے جس کی روشنی میں طلباء رہنمائی یا تعلیم حاصل کرتے ہیں اور تدریس و تعلم کا عمل جاری رہتا ہے نصاب کا کام تعلیمی سرگرمیوں کا چناؤ ان کی منصوبہ بندی اور پھر انہیں عملی شکل دینا ہے۔ نصاب سازی کا پہلا کام تنظیم نصاب کا ہے جس کا تعلق براہ راست مقاصد تعلیم سے ہے۔ تعلیمی سرگرمیوں کے چناؤ سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ نصاب کا کونسا نمونہ اور تنظیم نصاب کی کونسی شکل کارآمد رہے گی تاہم تنظیم نصاب کے مراحل کی ترتیب درج ذیل ہوگی۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں
میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں
0334-5504551
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

1- مقاصد کا انتخاب   2- درسی مواد کا انتخاب اور اس کی تنظیم

3- تدریسی طریقوں کا انتخاب اور استعمال   4- جائزہ

1- مقاصد کا انتخاب:

نصاب بنانے سے پہلے مقاصد تعلیم و تدریس کا تعین کرنا انتہائی ضروری ہے تاہم پاکستان کے نصاب ساز ادارے علوم کی تقسیم بندی کے زیر اثر مقاصد کو تین اجزاء میں تقسیم کر رہے ہیں۔(1) عقلی (2) احساساتی (3) عملی۔

کسی خاص مضمون کے نصاب کو مرتب کرنے سے پہلے اس مضمون کی تدریس کے مقاصد کو طے کر لیا جائے گا اور پھر نصاب کی تدوین احتیاط سے ان مقاصد کے پیش نظر کی جائے گی بحرحال مقاصد کا انتخاب اور تعین کرتے وقت سارے عناصر کو سامنے رکھنا تنظیم نصاب کے عمل کو موثر اور آسان بنا دیتا ہے۔

سوال نمبر 5 ابلاغ سے کیا مراد ہے نیز اساتذہ، طلبہ اور والدین کے درمیان مؤثر ابلاغ سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟(20)

جواب۔

ابلاغ عام طور پر طلبہ معاشرے اساتذہ اور متعلم کے درمیان رابطے کے تسلسل کا نام ہے جس کی وجہ سے عام فہم کو قابل رسائی سمجھا اور مانا جاتا ہے۔

ادراک: ادراک ذہن کا ایک ایسا عمل ہے جس میں حواس کی مدد سے کسی تجربہ کی تعبیر کی جاتی ہے۔

ادراک = حواس + معنی

ہمارے مختلف اعضائے حس، حرام مغز یا دماغ میں محض تحریک پیدا کرتے ہیں۔ان تحریکات کو گذشتہ تجربات کی روشنی میں اگر نہ سمجھا جائے تو حواس محض بیکار ہو جائیں گے۔اور ہماری روزمرہ کی زندگی میں کوئی حصہ نہ لے سکیں گے۔اعضائے حس کی فعالیت کو "حس" کہتے ہیں۔لیکن اس حس کو سمجھنے اور معنی دینے کے عمل کو ادراک کہتے ہیں۔خالص حس کی توضیح مشکل ہی نہیں، ناممکن ہے کیونکہ ہوش سنبھلنے کے ساتھ ساتھ خالص حس کا وجود قائم نہیں رہتا۔حواس محض حسی صفات سے مطلع ہوتے ہیں۔مثلاً کسی چیز کے رنگ، بو اور ذائقہ وغیرہ سے۔اس سے احساس ہوتا ہے جب یہ صفات یا خصوصیات کسی چیز کے ساتھ مخصوص کر دی جاتی ہیں تو اسوقت اس چیز کے ادراک کا معل بروئے کار آئے گا۔ادراک سے اشیاء کا ایسا علم مراد ہے جو حواس کی مدد سے حاصل ہوتا ہے۔مثلاً آم، امرود، سیب یا کسی پھل کو دیکھنے کی صورتمیں حس جس چیز کو پیش کرتی ہے وہ محض وہ خصوصیات ہیں جن کی بنیاد پر ہم ایک پھل کو دوسرے پھل سے اے ایک چیز کو دوسری چیز سے ممیّز کر سکتے ہیں۔یہ پہچان گذشتہ تجربات کی بنیاد ہوتی ہے۔

توجہ:

مئوثر ابلاغ کے لیے ادراک کے ساتھ ساتھ توجہ کا ہونا لازمی ہے۔کیونکہ توجہ کے بغیر ادراک ممکن نہیں اور نہ مئوثر ابلاغ میں عام طور پر توجہ سے مراد ایسا عمل ہے جس میں کوئی چیز یا موضوع یا خیا صاف اور واضح طور پر ہمارے ذہن کے سامنے رہتا ہے۔اور ادراک اور توجہ لازم و ملزوم ہیں۔ کیونکہ جب تک احساسات کی طرف توجہ نہ دی جائے۔ادراک کا عمل ممکن نہیں۔ادراک کے لیے ضروری ہے کہ احساس تجربے کچھ وقت کے لیے ذہن پر مسلط رہیں۔اس قلیل عرصہ تک کے لیے ذہن کے ادھر مشغول رہنے کو توجہ دینا کہتے ہیں۔ تعلیمی نقطۂ نگاہ سے توجہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شے زیادہ سے زیادہ عرصہ تک کے لیے کسی کے ذہن اور خیالات کا مرکز بنی رہے۔

تحریری ابلاغ بذریعہ درسی کتب: درسی کتب بھی تحریری ابلاغ کا موثر ذریعہ ہیں یہ ضروری ہے کہ کتب دلچسپ ہوں ان میں تصاویر خاکے نقشے ہوں کتب کی ترتیب و تدوین میں نفسیاتی اصولوں جیسے آسان سے مشکل اور اسدہ سے پیچیدہ کا خیال رکھا گیا ہو۔مناسب جگہوں پر مشقی سوالات دیئے گئے ہیں۔

تحریری طریقہ ابلاغ بذریعہ خط و کتاب:

تحریری ابلاغ میں خط و کتاب کا طریقہ ہمیشہ کسی نہ کسی صورت میں استعمال ہوتا رہا ہیا ور یہ بہت موثر طریقہ رہا ہے۔رسول پاکؐ نے اس طریقہ ابلاغ کا استعمال کرتے ہوئے ایران روم اور مصر کے بادشاہوں کو پیغامات بھیجے خلفائے راشدین نے صوبائی گورنروں کو ہدایت دینے کیلئے اسی طریقہ ابلاغ کو استعمال کیا۔ خط و کتابت کے طریقہ ابلاغ کو مزید موثر بنانے کیلئے ریڈیو اور ٹی وی سے استفادہ کیا جاتا ہے اور وہی تعلیمی پروگرام ریڈیو ٹی وی کے ذریعے بھی پیش کئے جاتے ہیں طلباء کو پروگرام کی تاریخیں اور اوقات پہلے سے بھیج دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ پہلے سے اپنے یونٹ کو پڑھ کر متعلقہ پروگرام کو سننے کیلئے تیار ہو سکیں تعلیم و تعلم کیلئے خط و کتابت کے طریقہ ابلاغ کو آج رسمی طور پر اپنا لیا گیا ہے اسی لئے اوپن یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔

خصوصیات ہیں جن کی بنیاد پر ہم ایک پھل کو دوسرے پھل سے اے ایک چیز کو دوسری چیز سے ممیّز کر سکتے ہیں۔یہ پہچان گذشتہ تجربات کی بنیاد ہوتی ہے۔

توجہ: مئوثر ابلاغ کے لیے ادراک کے ساتھ ساتھ توجہ کا ہونا لازمی ہے۔کیونکہ توجہ کے بغیر ادراک ممکن نہیں اور نہ مئوثر ابلاغ میں عام طور پر توجہ سے مراد ایسا عمل ہے جس میں کوئی چیز یا موضوع یا خیا صاف اور واضح طور پر ہمارے ذہن کے سامنے رہتا ہے۔اور ادراک اور توجہ لازم و ملزوم ہیں۔ کیونکہ جب تک

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

احساسات کی طرف توجہ نہ دی جائے۔ ادراک کا عمل ممکن نہیں۔ ادراک کے لیے ضروری ہے کہ احساس تجربے کچھ وقت کے لیے ذہن پر مسلط رہیں۔ اس قلیل عرصہ تک کے لیے ذہن کے ادھر مشغول رہنے کو توجہ دینا کہتے ہیں۔ تعلیمی نقطۂ نگاہ سے توجہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شے زیادہ سے زیادہ عرصہ تک کے لیے کسی کے ذہن اور خیالات کا مرکز بنی رہے۔

مانٹیسوری طریقہ:

اس طریقہ کی بانی اطالوی خاتون ڈاکٹر ماریہ مانٹیسوری ہیں اس طریقہ میں مدرسہ کا ماحول بالکل گھر جیسا ہوتا ہے۔ بچے آزادانہ ماحول میں پرورش پاتے ہیں۔ ہر بچے کی انفرادی دلچسپیوں اور رجحانات کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ ہر بچے کو علیحدہ الماری مہیا کی جاتی ہے جس میں وہ اپنے کھلونے اور دوسرا سامان رکھتا ہے۔ اس طریقہ میں استاد ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ اس طریقہ کا مقصد بچوں کے جسمانی اعضاء میں اتنی قوت پیدا کرنا ہے کہ ان کے اندر خود کام کرنے کا شعور پیدا ہو جائے۔

مظاہراتی طریقہ:

اس طریقہ میں استاد طالب علم کے سامنے عملی مظاہرہ کرتا ہے۔ طلباء اس مظاہرہ کا بغور مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور معلومات اخذ کرتے ہیں۔ یہ طریقہ سائنس کے مضامین کی تدریس میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے اس طریقہ سے تدریس بامعنی اور دلچسپ ہوجاتی ہے۔ اس طریقہ میں طلباء کی توجہ مرکوز رہتی ہے۔ تجربہ گاہ میں سائنس کے تجربات مظاہراتی طریقہ تدریس کی ہی ایک شکل ہے۔

ابلاغ کے ذرائع اور اجزائے ترکیبی۔ مدرسہ یا تعلیمی ادارے کی مثال ایک تثلیث کی ہے جس میں اساتذہ طلباء اور والدین کی حیثیت تین کڑیوں کی سی ہے جن کے درمیان مسلسل رابطہ تعلیمی ادارے کی کامیابی کی دلیل ہے۔ جب تک ان تینوں کے درمیان مناسب رابطہ نہیں رہے گا تعلیمی ماحول پیدا نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہی تدریس میں ابلاغ کا عمل موثر ہوسکتا ہے اساتذہ طلباء اور والدین کے درمیان اس تعلق کو سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ ابلاغ کا عمل رسمی بھی ہوسکتا اور غیر رسمی بھی۔

رسمی ابلاغ: اس میں معلومات، خیالات اور پیغامات کسی رسمی واسطے سے ایک شخص سے دوسرے شخص تک یا ایک گروہ سے دوسرے گروہ تک پہنچتی ہیں اگر یہی ابلاغ غیر رسمی ملاقاتوں کے ذریعے ہوتو اس کو غیر رسمی ابلاغ کہیں گے۔

غیر رسمی ابلاغ: مثلاً کسی غمی یا خوشی کے موقع پر استاد کی ملاقات بچے کے والدین سے ہو اور وہاں سکول یا طالب علم سے متعلقہ مسائل بھی زیر بحث آنے لگیں ابلاغ یک طرفہ دوطرف اور سہ طرفہ بھی ہوتا ہے۔

یک طرفہ ابلاغ: اگر معلومات استاد سے طالب علم کو جارہی ہیں تو یہ ابلاغ کا یک طرفہ طریقہ ہے جس میں معلومات اوپر سے نیچے جارہی ہیں اگر معلومات طلباء سے اساتذہ کی جانب جارہی ہیں یعنی بچے خود کوئی سوال پوچھتے ہیں یا معلومات فراہم کرتے ہیں تو یہ بھی یک طرفہ ابلاغ ہے لیکن ابلاغ کی نوعیت صعوی ہے یعنی یہ نیچے سے اوپر کو جارہی ہیں۔

دوطرفہ ابلاغ: اگر معلومات استاد سے طلباء کی طرف اور طلباء سے استاد سے طلباء کی طرف اور طلباء سے استاد کی طرف جارہی ہوں یعنی معلومات کے رخ کا بہاؤ دوطرفہ ہوتو یہ دوطرفہ ابلاغ کہلائے گا جس میں ابلاغ کی نوعیت صعودی بھی ہے نزولی بھی۔

سہ طرفہ ابلاغ: دوطرفہ ابلاغ کے ساتھ اگر طلباء آپس میں بات چیت یا بحث مباحثہ کے ذریعے تبادلہ خیالات کرتے رہیں تو یہ سہ طرفہ ابلاغ ہوگا۔

(الف) اساتذہ اور طلباء کے درمیان ابلاغ (ب) اساتذہ اور والدین کے درمیان ابلاغ (ج) طلباء اور والدین کے درمیان ابلاغ

اساتذہ اور طلباء کے درمیان ابلاغ: ہمارے تعلیمی اداروں میں عموماً اساتذہ اور طلباء کے درمیان ابلاغ کی نوعیت نزولی اور یک طرفہ ہوتی ہے یعنی استاد تقریر کرتا ہے اور بچے صرف سنتے ہیں یہ ابلاغ غیر موثر ہوتا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس ابلاغ کو سہ طرفہ بنایا جائے طلباء کو سبق میں زیادہ سے زیادہ شریک کیا جائے سیمینار کا طریقہ اختیار کیا جائے طلباء کو مدرسے اور اس کی سرگرمیوں کے انصرام میں شامل کیا جائے اس سے سرگرمیوں کی کامیاب تکمیل ہوگی اور درس گاہ کے مقاصد زیادہ کامیابی سے پورے ہوسکیں گے۔

اساتذہ اور والدین کے درمیان ابلاغ: ہمارے تعلیمی اداروں میں اساتذہ اور والدین کے درمیان رابطہ نہ ہونے کے برابر ہے والدین کو سکول کی انتظامیہ میں یا تو نمائندگی دی ہی نہیں جاتی یا برائے نام نمائندگی دی جاتی ہے بچوں کی تعلیمی ترقی کے متعلق ماہوار سہ ماہی ششماہی اور سالانہ رپورٹیں بھیجنے کا کم ہی رواج ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ استاد اور والدین کے درمیان تعلقات نمونے کے برابر ہیں موثر ابلاغ کیلئے ضروری ہے۔

یوم والدین منایا جائے تاکہ والدین سکول کے تعلیمی پروگراموں کو سمجھ سکیں اور مناسب مشورے بھی دے سکیں۔

کمیٹیوں کی تشکیل: تعلیمی اداروں کی اصلاح و ترقی کیلئے ایسی کمیٹیاں بنائی جائیں جن میں والدین کو مناسب نمائندگی دی جائے ان کے بچوں کی تعلیمی حالت اور مسائل پر ان سے گفتگو کی جائے ایسا دوطرفہ ابلاغ مسائل کے حل میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

یوم دفاع۔ یوم آزادی کا اہتمام: افقی ابلاغ کے مواقع بہم پہنچانے کیلئے یوم والدین یوم دفاع اور یوم آزادی جیسی تقاریب کا اہتمام کیا جاسکتا ہے۔ اور والدین کی اجتماعی سوچ کی روشنی میں سکول اور بچوں کی تعلیمی ترقی کیلئے کوشش کی جاسکتی ہے۔

03455045511
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم ایڈ ایم اے ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

جلسہ تقسیم انعامات: سال کے آخر میں جلسہ تقسیم انعامات کا انعقاد کیا جائے جس میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلباء وطالبات کے والدین کو مدعو کیا جائے تاکہ وہ اپنے بچے اور ادارے کی کارکردگی سے بخوبی آگاہ ہوسکیں۔ کسی اہم شخصیت کو بطور مہمان خصوصی بلوا کر بچوں کو انعامات دیئے جائیں تاکہ بچوں کی حوصلہ افزائی ہو اور والدین کو بھی پتہ چلے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔